بسم اللہ الرحمن الرحیم

گیس کی بیماری میں مبتلا شخص کے لئے ترکِ جماعت کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

زید عرصۂ درازسے، کم ازکم گزشتہ 20 سال سے، بدبودار گیس کی بیماری میں مبتلا ہے اور اس بیماری کی وجہ سے مسجد میں باجماعت نماز ادا نہیں کرتا، تاکہ مسجد میں موجود دیگر نمازی حضرات کو تکلیف اور پریشانی نہ ہو۔ زید کو گیس کی بیماری کی وجہ سے ہر لمحہ شدید بدبودار گیس خارج ہوتی رہتی ہے۔ کیا زید کا یہ عمل درست ہے؟

جواب

زید کو اگر واقعۃً ایسی دائمی بیماری لاحق ہے کہ اسے ہر وقت بدبودار گیس خارج ہونے کا ایسا عذر رہتا ہے، جس کے روکنے پر اسے قدرت حاصل نہیں، تو اس کے لیے مسجد میں باجماعت نماز ادا نہ کرنا شرعاً جائز ہے، کیونکہ شریعتِ مطہرہ نے مسجد میں بدبو کی حالت میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے، جیساکہ حدیثِ پاک میں لہسن یا پیاز کھانے والے شخص کو اس وقت تک مسجد کے قریب آنے سے منع فرمایا گیا ہے، جب تک اس کی بدبو زائل نہ ہوجائے، جب معمولی بدبو کی وجہ سے مسجد میں حاضری سے ممانعت ہے، تو جس شخص سے مسلسل ایسی بدبودار گیس خارج ہوتی ہو، جسے وہ روکنے پر قادر نہ ہو، اس کا مسجد میں حاضر ہونا بدرجۂ اولیٰ ممنوع ہوگا، لہٰذا زید اپنی مذکورہ بیماری کی بنا پر معذور شمار ہوگا، اور اس کے لیے مسجد کی جماعت ترک کرکے اپنی رہائش گاہ یا کسی دوسری پاک جگہ میں نماز ادا کرنا جائز ہے۔

البتہ! جب اس کی حالت بہتر ہوجائے، بیماری کی یہ کیفیت ختم ہوجائے، نیز کوئی اور شرعی عذر بھی موجود نہ ہو، تو اس صورت میں اس پر مسجد میں حاضر ہوکر باجماعت نماز ادا کرنا لازم و ضروری ہوگا۔

حدیثِ پاک میں بدبو والے شخص کو مسجد کی حاضری سے منع فرمایا گیا ہے، جیساکہ مصنف عبد الرزاق میں ہے "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من أكل من هذه الشجرة الخبيثة، فلا يؤذينا في مسجدنا، وليقعد في بيته" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس بدبودار درخت (یعنی لہسن) میں سے کچھ کھایا ہو، وہ ہماری مسجد میں آکر ہمیں تکلیف نہ پہنچائے، بلکہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔ (مصنف عبد الرزاق، جلد 02، صفحہ 152، مطبوعہ: بیروت)

مذکورہ حدیث پاک کے الفاظ "وليقعد في بيته" کے تحت عمدۃ القاری میں ہے "صريح على أن كل هذه الأشياء عذر في التخليف عن الجماعة، وأيضا هٰهنا علتان: إحداهما: أذى المسلمين. والثانية: أذى الملائكة، فبالنظر إلى العلة الأولى يعذر في ترك الجماعة وحضور المسجد، وبالنظر إلى الثانية يعذر في ترك حضور المسجد، ولو كان وحده" ترجمہ: (حضور اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم کا فرمان : اور وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے) اس بات پر صریح دلیل ہے کہ ان تمام چیزوں کو کھانا جماعت سے پیچھے رہنے کے لیے عذر ہے۔ نیز یہاں دو علتیں ہیں : ایک مسلمانوں کو اذیت دینا اور دوسری فرشتوں کو اذیت پہنچانا۔ پہلی علت کے پیش نظر جماعت چھوڑنے اور مسجد میں حاضر نہ ہونے کا عذر ہے، جبکہ دوسری علت کے پیش نظر مسجد میں حاضر نہ ہونے کا عذر ہے، اگرچہ وہاں وہ شخص اکیلا ہی ہو۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد 06، صفحہ 148، مطبوعہ : بیروت)

ردالمحتار میں ہے "ویلحق بما نص علیه في الحدیث کل ماله رائحة کریهة مأکولا أو غیره، وإنما خص الثوم هنا بالذکر وفي غیره أیضا بالبصل والکراث لکثرة أکلهم لها، وکذلك ألحق بعضهم بذلك من بفیه بخر أو به جرح له رائحة، وکذلك القصاب، والسماك، والمجذوم والأبرص أولی بالإلحاق۔۔۔ وهو أصل في نفي کل من یتأذی به" ترجمہ : اور حدیث میں جن چیزوں پر صراحت کی گئی ہے، ان کے ساتھ کھانے والی اور نہ کھانے والی ہر اس چیز کو لاحق کیا جائے گا، جو بدبودار ہو اور یہاں خاص طور پر لہسن کا ذکر کیا گیا ہے اور دیگر احادیث میں پیاز اور گندنا کو بھی ذکر کیا گیا ہے، کیونکہ وہ ان چیزوں کو کثرت سے کھاتے تھے، یونہی بعض نے اس کے ساتھ اسے بھی لاحق کیا جیسے گندہ دہنی کی بیماری ہو یا جس کے زخم میں بدبو ہو، یونہی قصاب، مچھلی فروش، جذام والا اور کوڑھی بدرجہ اولی لاحق ہوں گے۔ اور یہ اصل ہے ہر اس شخص کو مسجد سے دور کرنے کی جس سے تکلیف پہنچتی ہے۔ (ردالمحتار، جلد 2، صفحہ 526، مطبوعہ : کوئٹہ)

علامہ علاؤالدین، محمد بن علی حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات : 1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں : "وأکل نحو ثوم ویمنع منه وکذا کل مؤذ" ترجمہ : اور لہسن جیسی چیز کھانا (مسجد میں مکروہ ہے) اور اسے مسجد سے روکا جائے گا اور اسی طرح ہر اذیت پہنچانے والی چیز کا حکم ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد 2، صفحہ 525، 526، مطبوعہ : کوئٹہ)

مفتی مصر، علامہ سید احمد بن محمد طحطاوی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات : 1231ھ/1815ء) لکھتے ہیں : "قوله: "ویمنع منه" یدل علی کراهة التحریم. قوله "وکذا کل مؤذ" یعمّ من بفمه نتن أو بإبطه ومن یؤذي بعرقه أو ریح ثوبه۔" ترجمہ : شارح کا قول : اور اسے مسجد سے روکا جائے گا یہ کراہت تحریمی پر دلالت کرتا ہے۔ اور ان کا قول : اور اسی طرح ہر اذیت دینے والی چیز اس شخص کو شامل ہے جس کے منہ یا بغل میں بدبو ہو اور اسے جو شخص اپنے پسینے یا اپنے لباس کی بو سے اذیت پہنچائے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر، جلد 1، صفحہ 287، مطبوعہ : کوئٹہ)

فتاویٰ رضویہ میں ہے "بعض لوگوں کی ریح میں خلقی بوئے شدید ہوتی ہے بعض کو بوجہ سوئے ہضم وغیرہا عارضی طور پر یہ بات ہو جاتی ہے ایسوں کو ایسے وقت میں مسجد میں بیٹھنا ہی جائز نہیں کہ بوئے بد سے مسجد کا بچانا واجب ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 16، صفحہ 288، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5463

تاریخ اجراء: 18ربیع الآخر1448ھ/30ستمبر2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net